بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ ایک عالم دین' ایک مفکر' سیاسی قائد اور ایک طبیب حاذق کی حیثیت سے ایک پوری دنیا اپنے اندر بسائے ہوئے تھے۔

مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف خداداد ذہانت اور اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں اعتدال' رائے میں توازن' فکر میں گہرائی اور معاملات میں دور اندیشی آپ کا طرہ امتیاز تھی۔ موقع پرستی کی سیاست سے دور' حصول اقتدار کے لیئے ضمیر فروشی سے بیزار اور ذاتی مفاد کے لئے ملت کا سودا کرنے کی لعنت سے آپ ہمیشہ پاک و صاف رہے۔ حکیم صاحب صبر و استقامت کا پہاڑ اور اپنے عزم و ارادہ کے انتہائی پختہ مرد آہن تھے۔ حالات نے کتنی ہی کروٹیں بدلیں ملک میں سیاست کے کئی انقلاب آئے۔ لیکن حکیم صاحب کو اپنی جگہ سے کوئی بھی ہلا نہ سکا۔ جو موقف انہوں نے پہلے دن اختیار کیا زندگی کے آخری دن تک اسی پر قائم رہے ۔ حکیم عبدالرحیم اشرف اخلاق و شرافت کا مجسمہ اور علم و حلم کا پیکر تھے۔ ان کے انتقال پر ملی سیاست اور دینی قیادت کو جو عظیم زخم لگا ہے۔ اور عظیم خلا پیدا ہوا ہے۔ اس کا پر ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

داغ فراق و صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

مولانا حکیم عبدلرحیم اشرف ایک بیدار مغز مدبر' دانشور' مورخ' محقق' ادیب' نقاد ' خطیب' مصنف اور صحافی تھے۔ اور اس کے ساتھ مخلص و فعال سیاسی رہنما بھی تھے۔ حکیم صاحب بہت اچھے مصنف بھی تھے۔ ان کی تقریر بڑی شستہ اور جامع ہوتی تھی۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ حافظہ قوی تھا۔ ملکی سیاسیات سے نہ صرف باخبر تھے۔ بلکہ اس پر اپنی ایک ناقدانہ رائے بھی رکھتے تھے۔

حکیم عبدالرحیم اشرف صرف سیاسی اور طبی میدان ہی میں ہمیں آگے نظر نہیں آتے بلکہ علمی میدان میں ان کا ایک کارنامہ اتنا بلند اور تاریخی اعتبار سے یادگار رہیگا۔ کہ مرحوم نے اپنی فکر کو بام عروج تک پہنچانے کے لیئے جامعہ تعلیمات اسلامیہ اور جامعہ طبیہ

باقی صـ۸ پر

الامام الاصمؒ والحافیؒ (بہرہ اور ننگے پاؤں والا)

تحریر: محمد ادریس سلفی

ابو نصر الزاهد بشر بن الحارث المعروف بالحافی

آپ کا تعلق خراسان کے مرو شہر سے تھا۔ بچپن میں لھو و لعب اور گانے بجانے کے دلدادہ تھے اسی باب کی ورق گردانی میں ایسا لمحہ آیا کہ کتاب ہمیشہ کیلئے بند کردی۔

محمد بن الدینوری بیان کرتے ہیں کہ! بشر سے کسی نے پوچھا آپ اس راہ پر (یعنی عبادت و ریاضت) کیسے آئے؟

فرمایا! یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے' میں ایک دن کہیں جارہا تھا کہ رستہ میں ایک کاغذ پر نگاہ پڑی۔ میں نے کاغذ اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس پر لکھا ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" میں نے اسے صاف کیا اور جیب میں ڈال لیا اس وقت میرے پاس صرف دو درہم تھے۔ میں عطر فروش کی دکان پر گیا اور اعلیٰ ترین خوشبو خرید کر اس کاغذ کو لگائی۔

اس رات میں نے نیند میں کسی کو یہ کہتے سنا "اے بشر بن الحارث تو نے ہمارے اسم کو اٹھایا اور خوشبو دار کیا ہم تیرے نام کو دنیا و آخرت میں خوشبو دار کریں گے۔ اور پھر کیا تھا کہ سلسلہ چل نکلا آپ ہمیشہ ننگے پاؤں رہنے کی بنا پر "الحافی" مشہور ہو گئے جس کا سبب بھی یوں بیان کرتے ہیں۔

آپ ایک دن لھو و لعب کی مجلس جمائے بیٹھے تھے۔ گانا بجانا جاری تھا کہ وہاں سے کسی نیک شخص کا گذر ہوا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا' ایک لونڈی باہر آئی تو اس شخص نے دریافت کیا!

اس گھر کا مالک غلام ہے یا آزاد؟ لونڈی بولی آزاد فرمانے لگے تو سچ کہتی ہے۔

"لوكان عبدا لا ستعمل ادب العبودية وترك اللهو والطرب"

اگر وہ غلام و محکوم ہوتا تو ضرور محکومیت کے ادب و آداب کو ملحوظ رکھتا اور یہ کھیل تماشہ ' اچھل کود چھوڑ دیتا۔

یہ گفتگو بشر نے بھی سن لی۔ چنانچہ ننگے پاؤں دروازے کی طرف لپکا لیکن اتنی دیر میں وہ شخص دروازے سے جلدی میں جا چکا تھا۔ اس نے لونڈی سے پوچھا دروازے پر تیرے ساتھ کون ہم کلام تھا۔ اس نے ساری بات دھرا دی۔ بشر اس آدمی کے پیچھے گیا یہاں تک کہ اسے پالیا۔

عرض کی! دروازے پر کھڑے ہو کر لونڈی سے گفتگو آپ کر رہے تھے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ عرض کی! تو پھر وہ بات دھرا دیجئے اس مرد صالح نے اپنی بات دوبارہ کہہ دی۔

بشر اسی جگہ آبدیدہ ہو گئے اور خوب روئے اور کہا "بل عبدو ابن عبد" غلام ہی نہیں بلکہ بیٹا بھی محکوم و غلام کا ہوں۔

بس پھر تو زندگی ہی بدل گئی اور ننگے پاؤں ہی اللہ تعالیٰ کی راہ کے راہی ہو نکلے اور الحافی (ننگے پاؤں والا) سے پہنچانے جانے لگے۔

آپ سے کسی نے پوچھا! آپ جوتا کیوں نہیں پہنتے؟

فرمایا! مالک تک میری رسائی اور صلح جب ہوئی میں ننگے پاؤں ہی تھا چنانچہ اب تاوفات ننگے پاؤں ہی رہوں گا۔

امام الحافی کے بارہ میں علماء امت کے تاثرات

امام احمد بن حنبل آپ کی انتہا درجہ تک تکریم کرتے اور فرماتے تقوی و پرہیز گاری بشر بن الحارث کے گھر سے نکلتی ہے۔

ابن سعد کا بیان ہے کہ آپ خراسان سے تعلق رکھتے تھے علم حدیث حاصل کیا اور خوب حدیث سنی لیکن پھر عبادت کیلئے ایسے کنارہ کش ہوئے کہ تاحیات حدیث کے بیان